بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

Islamic Center

ہم عید کا دن کیسے گزاریں؟

نَحمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلَى رَسُولِهِ الكَرِيم اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (سورة البقرة:185)

مسلمان رمضان المبارک کا پورا مہینہ خواہشات کی قربانی، مجاہدے اور ہر طرح کی عبادات کی کثرت سے گزارتے ہیں اور اس مہینے کے خاتمے پر ایمانی و روحانی برکتوں اور عنایتوں کے منتظر ہوتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عید الفطر امت کو مسرت کا تہوار عطا ہوا۔ اب یہ تہوار کس طرح گزارنا چاہیے؟ آج کی گفتگو میں اس بارے کچھ جاننے کی کوشش کریں گے۔

تکبیرات کہیں:

❁ عید کا چاند دیکھنے کے بعد نماز عید تک تکبیرات کہنی چاہئیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آتا ہے:

كان صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر فيكبر حتى يأتي المصلى، وحتى يقضي الصلاة، فإذا قضى الصلاة قطع التكبير

رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے یوم نکلتے تو تکبیرات کہتے یہاں تک کہ عید گاہ میں آجاتے اور نماز ہو جاتی، سو جب نماز ہو جاتی تو آپ تکبیرات ختم کر دیتے۔

سلسلة الاحاديث الصحيحة:171

❁ رسول اللہ ﷺ سے تکبیرات عید کے لیے کوئی خاص الفاظ تو ثابت نہیں البتہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم سے تکبیرات کے بعض الفاظ ثابت ہیں، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ عید کے موقع پر یہ تکبیرات پڑھتے:

اللهُ أَكْبَرُ , اللهُ أَكْبَرُ , اللهُ أَكْبَرُ , وَلِلَّهِ الْحَمْدُ , اللهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ، اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ سب سے بڑا اور جلالت والا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے (اس کی یہ تمام تعریفیں) اس وجہ سے ہیں کہ اس نے

ہمیں ہدایت دی ہے۔

السنن الکبریٰ للبیھقی:6280،صحیح

❁ اسی طرح ابراہیم نخعی رحمہ اللہ یوم عرفہ کو یہ تکبیرات پڑھا کرتے تھے:

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبۃ:5650،صحیح

نماز عید کی تیاری کیسے کریں؟

❁ نماز عید الفطر سے قبل طاق کھجوریں کھانا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، چنانچہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَغْدُو يَوْمَ الفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ

رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن نکلتے تھے، یہاں تک کہ کچھ کھجوریں کھالیا کرتے تھے۔

صحیح البخاری:953

❁ غسل کر کے اچھا لباس زیب تن کریں، خوشبو اور مسواک کا استعمال کر کے عید گاہ کی طرف جائیں۔

❁ عید کے دن پیدل جانا زیادہ بہتر ہے، جیسا کہ علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى العِيدِ مَاشِيًا، وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ

❁ سنت سے ہے کہ تو عید کے دن پیدل نکلے اور یہ (بھی سنت سے ہے) کہ تو نکلنے سے پہلے کچھ کھالے۔

سنن الترمذی:530،قال الالبانی:حسن

نماز عید کیسے پڑھیں؟

❁ نماز عید کی دو رکعات ہیں، نہ ان سے پہلے کچھ پڑھنا ثابت ہے نہ بعد میں۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الفِطْرِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا

نبی کریم ﷺ عید الفطر کے روز نکلے تو آپ نے تو رکعت نماز پڑھائی، نہ ان ان سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ بعد میں۔

صحیح البخاری:989

❁ نماز عید بھی عام نمازوں کی طرح ہے، بس فرق یہ ہے کہ اس میں بارہ تکبیرات زائد ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي العِيدَيْنِ فِي الأُولَى سَبْعًا قَبْلَ القِرَاءَةِ، وَفِي الآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ القِرَاءَةِ

نبی کریم ﷺ نے عیدین میں پہلی رکعت میں قرات سے پہلے ساتھ اور دوسری رکعت میں قرات سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

سنن الترمذی:536، سنن ابی داود:1151

عید کے بعد میل ملاقات کرنا:

عید کے دن ایک دوسرے سے میل ملاقات کے لیے جانا چاہیے اور ایک دوسرے کو دعا دینی چاہیے۔
محدث علی بن ثابت الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے تقبل اللہ منا ومنک (اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری نیکیاں قبول فرمائے) کے بارے میں پوچھا، جو کلمات لوگ عید کے دن ایک دوسرے سے کہتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا:

مَا زَالَ ذَلِك الْأَمر عندنَا مَا نرى بِهِ بَأْسا

ہمارے ہاں (مدینہ میں) لوگ ہمیشہ ہی ایسا کرتے آرہے ہیں اور ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

الثقات لابن حبان:15348

عید سے واپسی:

❁ نماز عید کے بعد واپسی پر راستہ تبدیل کر کے آنا چاہیے، جیسا کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ

نبی کریم ﷺ عید کے دن ایک راستے سے جاتے پھر دوسرا راستہ بدل کر آتے۔

صحیح البخاری:986

❀ گھر آ کر دو رکعات نماز پڑھنا مسنون ہے، جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛

لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئًا، فَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

رسول اللہ ﷺ نماز عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے، سو جب اپنے گھر واپس آتے تو دو رکعت نماز پڑھتے۔

سنن ابن ماجہ:1293، قال الالبانی:حسن

عید اور بعض دیگر امور

① اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے:

شاید ہمارے ہاں خوشی کا تصور یہ ہے کہ جسے خوشی ملے وہ اس خوشی کا اظہار اللہ کی معصیت مثلاً: گانا بجانا، رقص کی محفلیں سجانا اور فضول خرچی سے کرتا ہے، جب کہ ایک مومن کے ہاں خوشی کا یہ تصور نہیں ہوتا، خوشی میں مومن کا کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ اس خوشی میں باری تعالیٰ کا پہلے سے بھی زیادہ شکریہ ادا کرتا ہے۔ دیکھیں عام دنوں میں ہم پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، لیکن جیسے ہی خوشی کا دن عید الفطر یا عید الاضحیٰ آتا ہے تو ہم پر پانچ کی بجائے چھ نمازیں فرض ہو جاتی ہیں۔ اسلام تو ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ حالت خوشی میں خوشی دینے والے کی کثرت عبادت کے ذریعے شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

② کھیل کود:

عید چونکہ خوشی کا دن ہے اس میں کھیل کود کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ ایسے مواقع پر اسلامی کھیلوں کا اہتمام ہونا چاہیے، رسول اللہ ﷺ کے دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عید کے دن ایسا اہتمام کیا کرتے تھے، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

وَكَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِمَّا قَالَ :تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَيَقُولُ: دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ، حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ، قَالَ :حَسْبُكِ ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ :فَاذْهَبِي

عید کے دن سوڈان کے کچھ صحابہ کرام ڈھال اور حراب کا کھیل دکھا رہے تھے، اب یا میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے کہا یا آپ ﷺ نے ہی فرمایا کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے مجھے

اپنے پیچھے کھڑا کرلیا، میرا چہرہ آپ کے چہرے پر تھا(اس طرح میں پیچھے پردے سے کھیل کو بخوبی دیکھ سکتی تھی)اور آپ ﷺ فرمارہے تھے: خوب بنوارفدہ! جب میں تھک گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر چلی جاؤ۔

صحیح البخاری:2907

③ نغمے اور ترانے کی محفلیں:

خوشی کے مواقع پر ایسی مجالس جن میں گانا بجانا، ڈانس، شراب نوشی وغیرہ نہ ہو، منعقد کرنے میں کوئی حرج نہیں، عید کے موقع پر خود رسول اللہ ﷺ کے گھر میں ایسا اہتمام موجود تھا جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا

ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی جنگ کے موقع پر کہے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گانے والیاں نہیں تھیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ کے گھر میں یہ شیطانی باجے اور یہ عید کا دن تھا آخر رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے۔

صحیح البخاری:952

④ لہو الحدیث سے اجتناب کیجئے:

عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ ماہ رمضان میں صف اول کا نمازی بھی ہلال عید نکلتے ہی کچھ یوں محسوس کرواتا ہے کہ شاید وہ کسی قید سے آزاد ہو گیا ہو، جو مہینہ بھر اللہ کی معصیت کو گناہ سمجھتا تھا وہ عید کے دن گناہ کو فریشمنٹ کا نام دینے لگتا ہے اور پھر ایک دن کے لیے شراب نوشی، گانا، رقص، اختلاط مرد و زن اور بے حیائی کے سب کام جائز سمجھے جاتے ہیں۔

بڑے بڑے شادی ہال، کلب، سینما ہال، بازار، انٹرنیشنل ہوٹل اور دیگر اہم مقامات ان بیہودہ کاموں

کے لیے بک کر دیئے جاتے ہیں جس کے لیے بھاری معاوضے ادا کیے جاتے اور شو کے لیے خصوصی ٹکٹ جاری ہوتے ہیں۔ چست اور باریک لباس، میک اپ سے آراستہ لڑکیاں مجرے کرتی ہیں جسے ثقافت اور کلچر کا نام دے دیا جاتا ہے۔ عاشقانہ اشعار، رقص میں مہارت، جسم کی تھرتھراہٹ اور آواز کی گڑگڑاہٹ میں ڈھول باجوں اور موسیقی کی دھن میں کمال دیکھانے والوں اور والیوں، جنسی جذبات کو ابھارنے والوں اور والیوں کو بھاری رقم سے نوازا جاتا ہے۔

❁ بھائیو! اسلام حیا کا دین ہے جو اپنے ماننے والوں کو حیا کا درس دیتا ہے، اسلام کبھی بھی بے حیائی کی اجازت نہیں دیتا۔ اور جو کوئی ایسے بیہودہ کام کرے گا، ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب تیار کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ (سورة لقمان:6)

لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں تاکہ لاعلمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے مذاق بنائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔

❁ علماء اور محدثین کے نزدیک لہوالحدیث عام ہے جس سے مراد گانا بجانا، موسیقی کے آلات اور ہر وہ چیز جو انسان کو خیر اور بھلائی سے غافل کر دے اور اللہ کی عبادت سے دور کر دے۔

❁ بھائیو! جس اللہ کے حکم سے ہم نے ماہ رمضان میں معصیت کا بائیکاٹ کیا اسی اللہ سے ڈر کر عید کے دن کی خرافات سے باز آجائیں۔

⑤ فضول خرچی سے اجتناب کیجیے:

ہم عام طور پر خوشی کے مواقع اچھے انداز میں گزارنے کے لیے مہینوں پہلے اس کی پلاننگ شروع کر دیتے ہیں۔ والدین اپنی اور بچوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے پہلے سے پیسے تیار رکھتے ہیں، پھر خوشی کے موقع پر جمع شدہ رقم کا خوب بے جا استعمال ہوتا ہے۔

نوجوان طبقہ بعض بے مقصد سیر وتفریح کے لیے ٹھنڈے علاقوں کا رُخ کرتے ہیں، جس میں سوائے سفر کی تھکن، نظر، آنکھوں اور کانوں کے گناہ کے کچھ نہیں ملتا (الا من رحم ربی)۔ اور اگر اس طرح فضول خرچی نہ کریں تو یہاں رہ کر نائٹ کلب اور بعض ایسی دیگر جگہوں پر خطیر رقم کا ضیاع دیکھنے کو ملتا ہے۔ بچوں کو چونکہ ہر طرف سے عیدی ملتی ہے ان میں فضول خرچی بہت زیادہ دیکھنے کو ملتی ہے۔ اس حوالے میں والدین سے

ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی اولاد کی ایسی تربیت کریں کہ وہ ایسے مواقع پر فضول خرچی کی بجائے مانگنے والے لوگوں میں خرچ کریں، اس سے ایک تو ہمارے بچوں میں غریب کا احساس پیدا ہوگا اور دوسرا فضول خرچی سے بچ کر اللہ کے ہاں ثواب کے حقدار ٹھہریں گے۔

⑥ ناراض بھائیوں سے صلح کیجئے:

اختلافات اور لڑائی جھگڑا ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے، بڑی بات یہ ہے کہ ان اختلافات کو بنیاد بنا کر مہینوں بلکہ سالوں تک قطع تعلقی کر دی جائے۔ چونکہ عید یوم اجتماعی خوشی کا دن ہے، اس میں ایک دوسرے سے گلے، شکوے وغیرہ ختم کرتے ہوئے صلح کر لینی چاہیے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین دن سے زیادہ ناراض رہنے کی اجازت نہیں دی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

لاَ يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ

کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ (ناراض) چھوڑے۔

❁ جو شخص صلح میں پہل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین لوگوں میں ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ناراض بھائیوں کا انداز بھی بیان فرمایا:

يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

❁ ناراض لوگ) ایک دوسرے کو (راہ جاتے) ملتے ہیں، سو وہ اس سے اعراض کرتا ہے اور وہ اس سے اعراض کرتا ہے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہوتا ہے جو سلام میں پہل کر لیتا ہے۔

صحیح البخاری: 6077

⑦ عید کی خوشی میں غریبوں کو یاد رکھیں:

عید چونکہ مسلمانوں کا اجتماعی تہوار ہے، اس لیے اسے مل جل کر ہی منانا چاہیے۔ بہترین مسلمان کی علامت ہے وہ اپنے بھائیوں کی خوشی وغمی میں شریک ہوتا ہے اور ان کی غمی کو اپنا غم سمجھ کر حل کرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ،

وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ،

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے (ظالموں کے) سپرد کرتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے

اس کی ایک تکلیف دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کرتا ہے“۔

صحیح مسلم:2580، صحیح البخاری(6951)

(اسی طرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ

”جو مومن لوگوں سے ملتا جلتا ہے اوران سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرتا ہے، وہ اس مومن سے زیادہ ثواب حاصل کر لیتا ہے جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اوران کی طرف سے آنے والی تکلیف پر صبر نہیں کرتا“۔

سنن ابن ماجہ:4032، الأدب المفرد(388)، قال الألبانی:صحیح

⑧ مریضوں کی عیادت کیجئے:

خوشی خوشی ہی ہوتی ہے، جسے ہر کوئی صرف اچھا ہی نہیں سمجھتا بلکہ اسے تلاش بھی کرتا رہتا ہے، مگر یہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم ہے کہ یہ خوشی کے مواقع کسی کی حالت صحت میں آتے ہیں اور کسی کی بیماری کی حالت میں۔ ایسے مواقع پر رشتہ داروں کو ان افراد کے پاس ضرور جانا چاہیے جو کسی بیماری میں مبتلا ہوں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ خوشی کے اس موقع پر آپ کے جانے سے وہ بھی خوشی محسوس کرے گا، یوں آپ اسے بھی اپنی اس خوشی میں شامل کر سکتے ہیں اور ویسے بھی جو کسی کی عیادت کے لیے جاتا کہ اس کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت ہی بہت زیادہ بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ

جو مسلمان بھی کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جو شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور (مزید) اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

سنن الترمذی:969

⑨ عید کی خوشی میں مظلومین کے لیے دعائیں کیجئے:

عید کے دن دعا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو خواتین مسجد میں نہیں جا سکتی انہیں

بھی دعا میں شامل ہونے کا حکم ہے۔اس موقع پر ہم جہاں اپنے لیے اور والدین کے لیے دعائیں کرتے ہیں وہاں امت مسلمہ کے مظلومین کے لیے بطورِ خاص دعائیں مانگنی چاہئیں۔

رائٹر
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416